سورة البقرة

آیات ۲۴۹ - ۲۵۲

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ
مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً ۢ بِيَدِهٖ ۚ
فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا
طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ
كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً ۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٢٤٩﴾ وَ
لَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ
انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ؕ﴿٢٥٠﴾ فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ قف وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ
وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ
بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٥١﴾
تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٥٢﴾

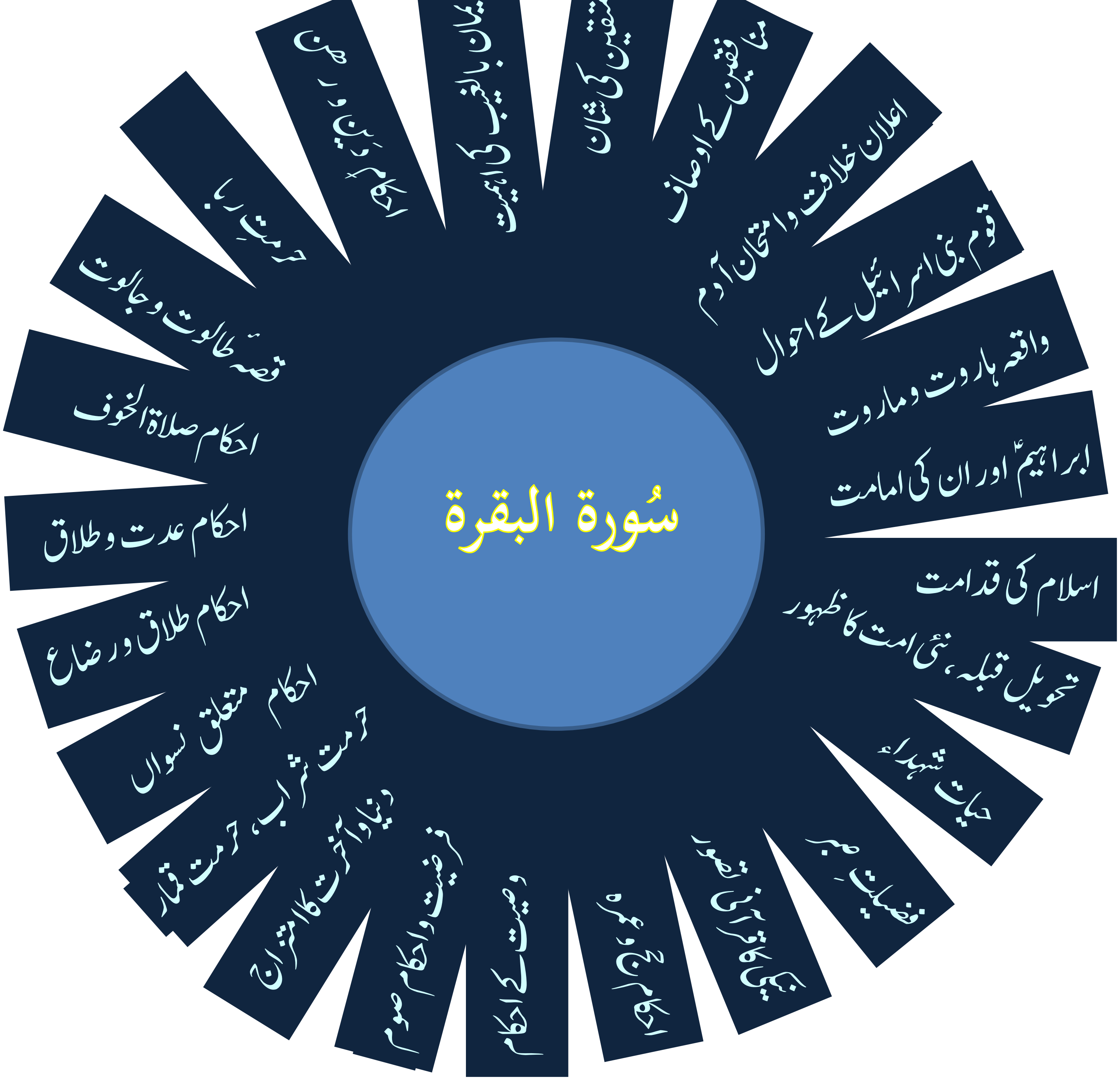
سُورة البقرة
یمان بالغیب کی اہمیت
متقین کی شان
منافقین کے اوصاف
اعلان خلافت و امتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت و ماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلت صبر
بیت اللہ کا قرآنی تصور
احکام حج و عمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت و احکام صوم
دنیا و آخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق و رضاع
احکام عدت و طلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت و جالوت
حرمت ربا
احکام دین و رھن

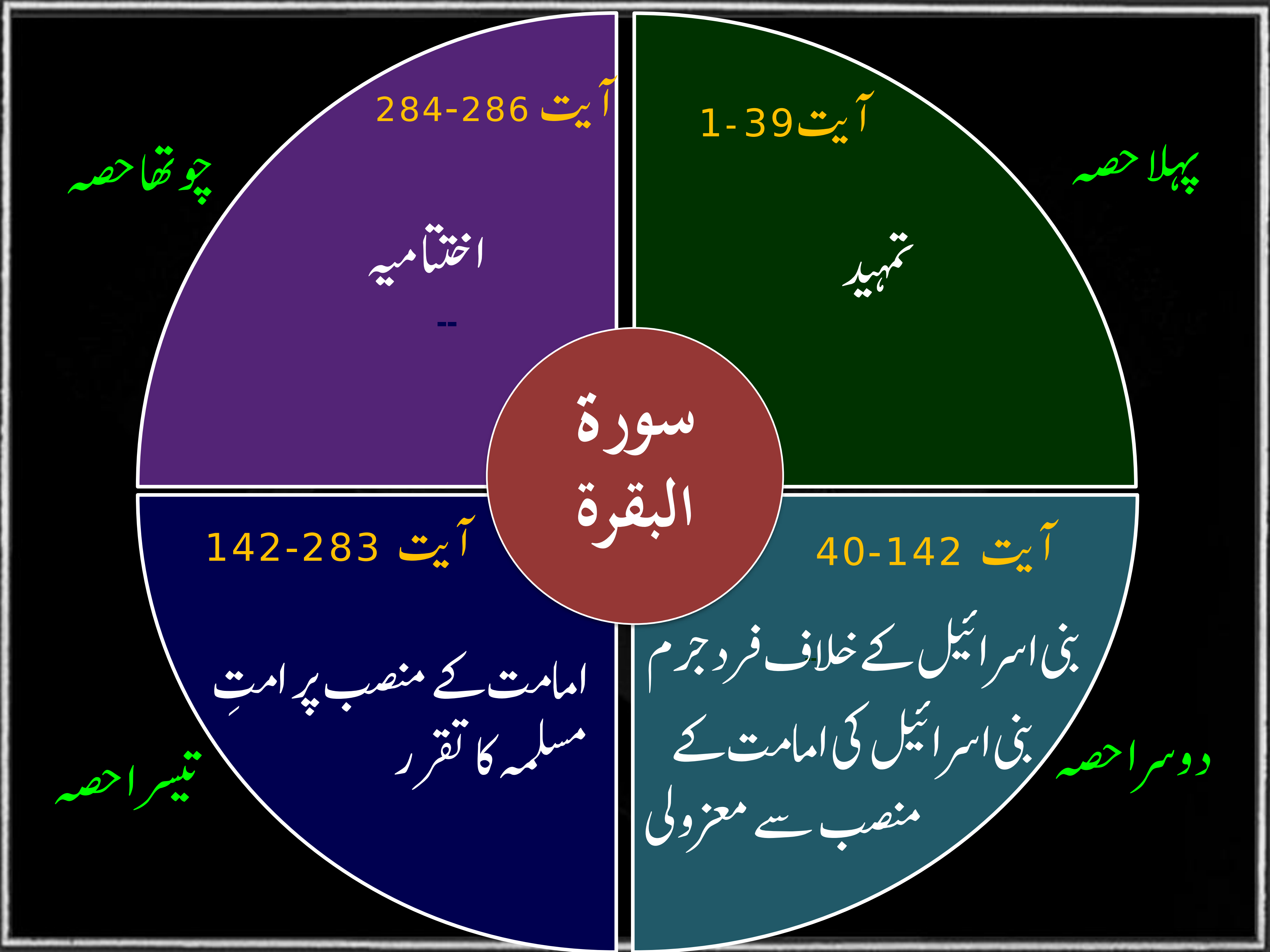
سورة البقرة
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فردجرم
بنی اسرائیل کی امامت کے
منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ
مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

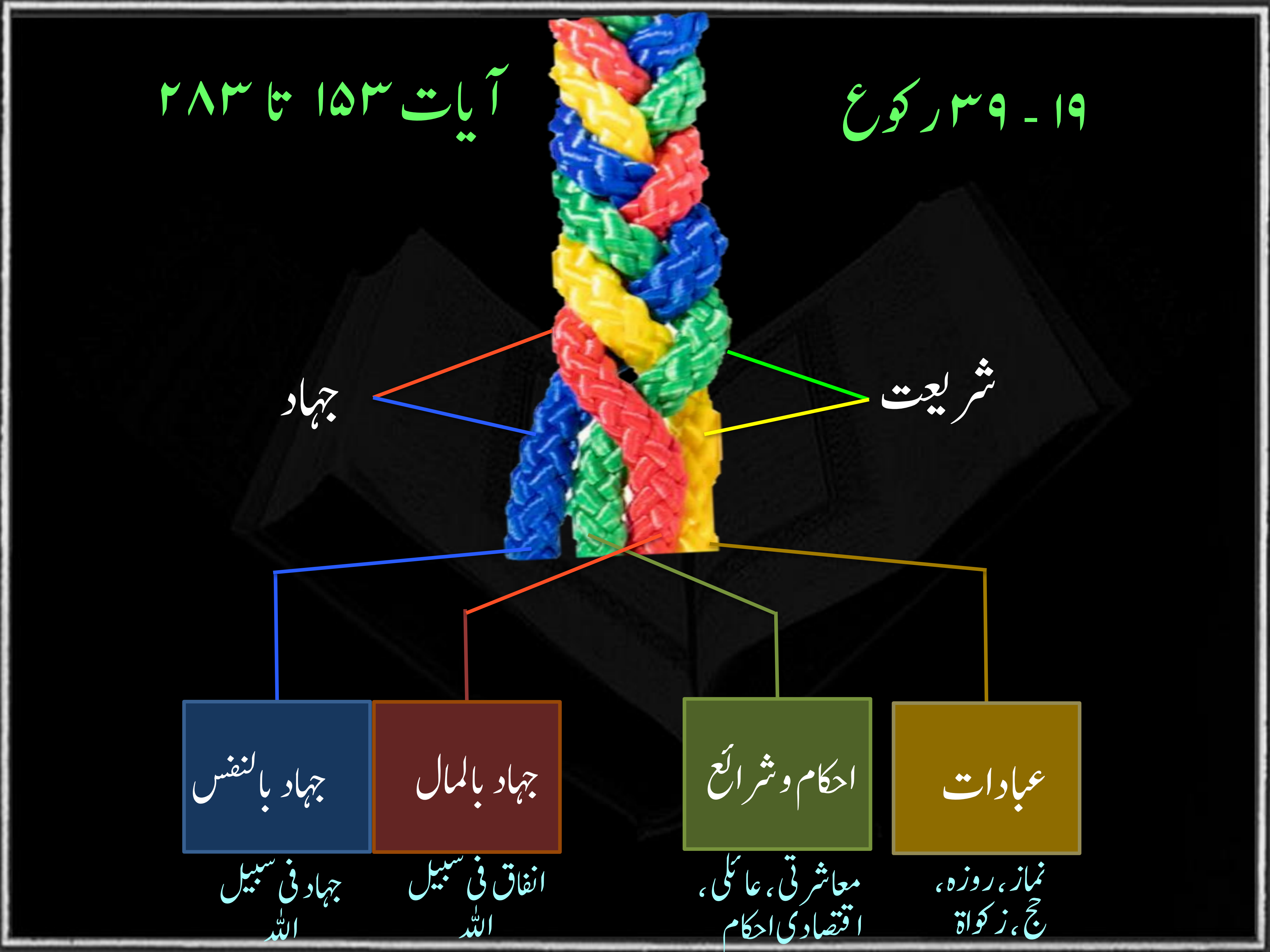

رکوع ١٩ - ٣٩
آیات ١٥٣ تا ٢٨٣
جہاد
شریعت
جہاد بالنفس
جہاد بالمال
احکام و شرائع
عبادات
جہاد فی سبیل اللہ
انفاق فی سبیل اللہ
معاشرتی، عائلی، اقتصادی احکام
نماز، روزہ، حج، زکواۃ

آیات ۱۴۲ تا ۲۸۳

نئی امت (مسلمہ) کو خطاب - اس امت کا شہادت علی الناس کے مرتبے پر فائز ہونے کے بعد ان کی ذمہ داریوں کی تفصیل

اسلام میں مکمل داخل ہو کر اور امتِ وسط کے حقیقی مصداق بن کر شہادت علی الناس کا فریضہ سر انجام دو

- امت کے ذمے شہادت علی الناس کا فریضہ
- حلال و حرام کے احکام
- جہاد، انفاق اور حج کے احکام - کامل اسلام کا مطالبہ
- جہاد اور انفاق کا ذکر چوتھی مرتبہ
- نماز، صبر، جہاد، حج اور عمرہ کے احکام عقیدۂ توحید
- نیکی کا تصور (روح) معاشرت کے مختلف احکام
- مزید معاشرتی احکام شراب، یتامیٰ، ایلاء نکاح، مہر، حیض..
- معاملات سود، قرض، رہن کے احکام

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ

فَلَمَّا فَصَلَ - پھر جب دور ہوا (روانہ ہوا)

فَصَلَ يَفصِلُ ، فَصْلاً ۔
الگ ہونا، دور ہونا، روانہ ہونا

طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ - طالوت اپنے لشکروں کے ساتھ

قَالَ اِنَّ اللّٰهَ -تو اس نے کہا بیشک اللہ تعالیٰ

مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ - تم کو آزمانے والا ہے ایک نہر سے

(ب ل ي)

اِبْتَلَى يَبْتَلِي ، اِبْتِلاءً ۔ جانچنا، آزمانا (VIII)

مُبتَلٍ ۔ آزمانے والا (فاعل)

فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ - پس جس نے پیا اس سے

فَلَيْسَ مِنِّيْ - تو وہ نہیں ہے مجھ سے

وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ - اور جس نے چکھا ہی نہیں اس کو

فَاِنَّهٗ مِنِّیۡۤ اِلَّا مَنِ اغۡتَرَفَ غُرۡفَۃًۢ بِیَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوۡا مِنۡهُ اِلَّا قَلِیۡلًا مِّنۡهُمۡ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ

فَاِنَّهٗ مِنِّیۡۤ - تو بیشک وہ ہے مجھ سے

(غ ر ف)

اِلَّا مَنِ اغۡتَرَفَ - جس نے احتیاط سے بھرا

اِغْتَرَفَ يَغْتَرِفُ ، اِغْتَرافًا

اہتمام سے لینا، بھرنا (VIII)

غَرَفَ يَغْرِفُ ، غَرْفًا - کسی چیز میں کوئی رقیق مادہ اٹھانا یا بلند کرنا (جیسے چمچ سے شوربہ، چلو میں پانی لینا)

غُرۡفَۃًۢ بِیَدِهٖ - (صرف) ایک چلّو اپنے ہاتھ سے

غُرْفَة - ① کسی عمارت میں اوپر کا کمرہ ، بالاخانہ ② پانی کا چُلّو

غُرْف / غُرُوف - بلند مقام، بلند رتبہ

فَشَرِبُوۡا مِنۡهُ - پھر ان لوگوں نے پیا اس سے

اِلَّا قَلِیۡلًا مِّنۡهُمۡ - مگر تھوڑوں نے ان میں سے

فَلَمَّا جَاوَزَهٗ - پھر جب اس نے پار کیا اس کو

جَاوَزَ يُجَاوِزُ ، مُجَاوَزَةً (III)

وسط سے آگے بڑھنا، گزرنا

هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ

هُوَ وَالَّذِيْنَ - اس نے اور ان لوگوں نے جو

اٰمَنُوْا مَعَهٗ - ایمان لائے اس کے ساتھ

قَالُوْا لَا طَاقَةَ - تو ان نے کہا کوئی طاقت نہیں ہے

لَنَا الْيَوْمَ - ہم میں آج (لڑنے کے لیے)

بِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ - جالوت اور اس کے لشکروں سے

قَالَ الَّذِيْنَ - کہا ان لوگوں نے جو

يَظُنُّوْنَ - خیال کرتے تھے

ظَنَّ يَظُنُّ ، ظَنًّا ۔ گمان کرنا، خیال کرنا، یقین کرنا

ظَنّ ۔ قرائن و شواہد سے اندازہ کرنے اور گمان کرنے کے معنی میں علامات و شواہد کمزور ہوں تو ظن اتنا ہی کمزور اور جتنی قوی ہوں گے تو ظن اتنا ہی قوی۔ پھر ظن یقین کے معنی میں

أَنَّهُم مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٢٤٩﴾

أَنَّهُمْ - کہ وہ

مُّلٰقُوا اللّٰهِ -ملاقات کرنے والے ہیں اللہ سے

(ف أ ي)

فَأَى أَفْأَى ، فَأْوً و فَأْيً - کسی چیز کو پھاڑ دینا

فِئَةٌ - پھٹا ہوا ٹکڑا، جماعت ، گروہ

فِئَةٌ - وہ گروہ جس کے افراد باہم مددگار ہوں

كَمْ مِّنْ - کتنی ہی

فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ - چھوٹی جماعتیں

غَلَبَتْ -غالب ہوئیں

فِئَةً كَثِيْرَةً -بڑی جماعتوں پر

بِاِذْنِ اللّٰهِ -اللہ کی اجازت (حکم) سے

وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ - اور اللہ ثابت قدم رہنے والوں کے ساتھ ہے

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَ
مَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا
جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ
اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٢٤٩﴾

پھر جب طالوت لشکر لے کر چلا، تو اس نے کہا: " ایک دریا پر اللہ کی طرف سے تمہاری آزمائش ہونے والی ہے۔ جو اس کا پانی پیے گا، وہ میرا ساتھی نہیں۔ میرا ساتھی صرف وہ ہے جو اس سے پیاس نہ بجھائے، ہاں ایک آدھ چلّو کوئی پی لے " مگر ایک گروہ قلیل کے سوا وہ سب اس دریا سے سیراب ہوئے۔ پھر جب طالوت اور اس کے ساتھی مسلمان دریا پار کر کے آگے بڑھے، تو انہوں نے طالوت سے کہہ دیا کہ آج ہم میں جالوت اور اس کے لشکروں کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ لیکن جو لوگ یہ سمجھتے تھے کہ انھیں ایک دن اللہ سے ملنا ہے، انھوں نے کہا: " بارہا ایسا ہوا ہے کہ ایک قلیل گروہ اللہ کے اذن سے ایک بڑے گروہ پر غالب آگیا ہے۔ اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے۔ "

محمد اقبال

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ
فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَ مَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا
مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا
الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ
قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَ اللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٢٤٩﴾

When Talut set forth with the armies, he said: "Allah will test you at the stream: if any drinks of its water, He goes not with my army: Only those who taste not of it go with me: A mere sip out of the hand is excused." but they all drank of it, except a few. When they crossed the river,- He and the faithful ones with him,- they said: "This day We cannot cope with Goliath and his forces." but those who were convinced that they must meet Allah, said: "How oft, by Allah's will, Hath a small force vanquished a big one? Allah is with those who steadfastly persevere."

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيكُم بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْه

ڈسپلن اور اطاعت و وفاداری کا امتحان

- تابوت سکینہ کے معجزانہ طریقے سے واپس مل جانے کے بعد بنی اسرائیل حضرت طالوت کی امارت پر یکسو ہو گئے تو انھوں نے ایک عرصے تک ان کی اصلاح پہ کام کیا
- ان میں شیرازہ بندی، ڈسپلن، عزائم میں توانائی، حربی صلاحیت اور جہادی روح پیدا کرنے کے لیے کام کیا تاکہ دشمنوں سے اپنے علاقے واگزار کرائے جائیں اور وہ قومی افتخار جو قصہ پارینہ بنتا جارہا ہے اس کی بحالی کا اہتمام کیا جائے۔
- قوم کی اجتماعی حالت پہلے سے بہتر ہو گئی ہے تو وہ اپنی فوجوں کو فلستیوں کے مقابلے میں لے کر نکلے جن کا سردار جالی جولیت تھا جسے قرآن کریم نے جالوت کے نام سے یاد کیا ہے
- حضرت سموئل اور حضرت طالوت دشمن کے سامنے ان کی ثابت قدمی کے حوالے سے پوری طرح مطمئن نہ تھے اس لیے حضرت سموئیل نے حضرت طالوت کو اللہ کا یہ حکم پہنچایا کہ میدان جنگ میں پہنچنے سے پہلے ساتھ جانے والے فوجیوں کا امتحان لے لینا چاہیے ایسا نہ ہو کہ وہ میدان جنگ میں جا کر بزدلی دکھائیں

فَشَرِبُوا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ ؕ

- ڈسپلن اور اطاعت و وفاداری کا امتحان - اللہ کے حکم سے یہ قرار پایا کہ آگے جو دریا/ندی ہے جس کے پار جانا ہے اس کے پانے سے کسی کو فائدہ اٹھانے کی اجازت نہیں
- اس حکم میں یہ تخفیف کردی گئی کہ تم میں سے اگر کسی نے ایک چلو بھر کے پانی پی لیا تو وہ معاف ہے لیکن جس نے اس سے زیادہ پانی پیا تو اس کا تعلق اس فوج سے نہیں ہوگا
- ایک محدود تعداد کے سوا پوری فوج نے اس حکم کو توڑ ڈالا اور انھوں نے جی بھر کے پانی پیا۔
- انھیں پانی پینے کی سزا یہ دی گئی کہ پار جا کر وہ ڈھیر ہو کر رہ گئے، ان میں اٹھنے کی ہمت نہ رہی
- جو لوگ چند گھنٹوں کے لیے پانی پینے پر صبر نہیں کر سکتے وہ میدان جنگ میں کیا پامردی دکھائیں گے اور ایسے بے صبر اور کم ظرف لوگوں سے کس معرکے کی توقع ہو سکتی ہے
- ان لوگوں کو فوج سے الگ کر دیا گیا اور تھوڑے سے (قلیل) لوگ طالوت کے ساتھ رہ گئے
- لیکن ان لوگوں نے اللہ کے حکم، نبی کے فرمان اور اپنے کمانڈر (امیر) کی اطاعت کی، آزمائش میں ثابت قدم رہے اور صبر کیا، اللہ سے ملاقات کا غیر متزلزل یقین، اپنے وقت کے خوفناک ترین دشمن کے مقابلے میں ثابت قدمی کی صورت میں ظہور پزیر ہوا

قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً ۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۴۹﴾

- دریا کے پار (میدان جنگ میں)۔ جالوت اپنے زمانے کا مشہور جنگجو جو بہادری میں کوئی ثانی نہیں رکھتا تھا۔اس کے ساتھ لاکھوں کا لشکرِ جرار، ساز و سامان سے لیس ۔ اس کے مقابل بنی اسرائیل کی فوج نہایت قلیل اور کمزور (۳۰۰ سے ۶۰۰ افراد)
- آزمائش کی چھلنی سے چھن کر جو تھوڑے سے لوگ وہاں موجود تھے جنہیں اس بات کا یقین تھا کہ اصل طاقت کا سرچشمہ اللہ کی ذات ہے اور یہ بھی کہ یہ جسم و جان میرے نہیں اللہ کے ہیں یہ اس کی امانت ہیں۔جب بھی اس ان کا تقاضا ہوا یہ جان قربان کر دینا کوئی بڑی بات نہیں
- ان کی زبان سے اس موقع پر وہ بات ادا ہوئی جو رہتی دنیا تک امر ہو گئ" کتنی چھوٹی چھوٹی جماعتیں اللہ کے حکم سے بڑے بڑے لشکروں پر غالب آ گئیں" ہم اگر کمزور ہیں تو اللہ تو کمزور نہیں، نہ اس کی طاقت چھوٹی ہے، ہمیں اسی پر اعتماد اور توکل کرتے ہوئے آگے بڑھنا اور دشمن سے لڑنا ہے۔ شرط صرف ایک ہے کہ ہمارے قدموں میں تزلزل نہ آنے پائے
- اس لیے انہوں نے اس موقع پر وہ دعا کی جو اگلی آیت میں مذکور ہے

طالوت اور جالوت کی فوجوں میں لڑائی-وادی السنط (Valley of Elah) میں

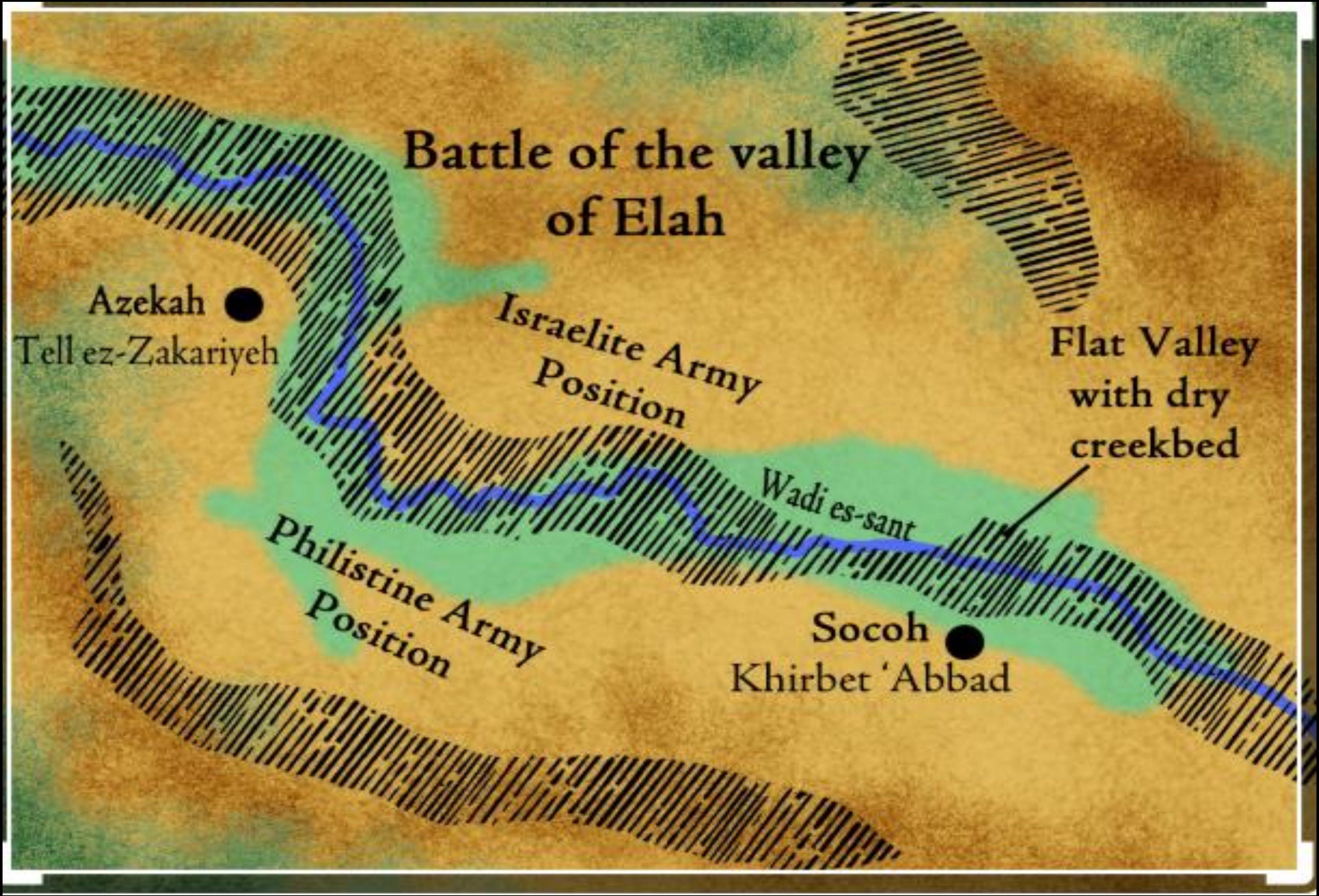

وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٥٠﴾

وَلَمَّا بَرَزُوْا - اور جب وہ لوگ سامنے آئے

بَرَزَ يَبْرُزُ ، بُرُوْزًا - ظاہر ہونا، نکلنا، سامنے آنا

لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ - جالوت اور اس کے لشکروں کے

قَالُوْا رَبَّنَآ - تو انہوں نے کہا اے ہمارے رب

اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا - تو انڈیل دے ہم پر ثابت قدمی کو (ف ر غ)

أَفْرَغَ يُفْرِغُ ، إِفْرَاغًا - کسی برتن کا پانی گرا کر برتن کو خالی کرنا، اُنڈیلنا (IV)

وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا - اور تو جما دے ہمارے قدموں کو

ثَبَّتَ يُثَبِّتُ ، تَثْبِيْتًا
جما دینا، قائم کرنا (II)

وَانْصُرْنَا - اور تو ہماری مدد فرما

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ - کافر قوم (کے مقابلہ) پر

وَ لَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ
اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ؕ﴿۲۵۰﴾

اور جب وہ جالوت اور اس کے لشکروں کے مقابلہ پر نکلے، تو انہوں نے دعا کی: " اے ہمارے رب! ہم پر صبر کا فیضان کر، ہمارے قدم جما دے اور اس کافر گروہ پر ہمیں فتح نصیب کر"۔

When they advanced to meet Goliath and his forces, they prayed: "Our Lord! Pour out constancy on us and make our steps firm: Help us against those that reject faith."

محمد اقبال

وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾

میدانِ جہاد اور دعا

- مومنین کے لیے میدان جنگ میں بھی تیاری کے باوجود سب سے بڑا ہتھیار اللہ پر اعتماد اور اس سے دعا ہے
- چند سو جانباز لاکھوں سے مقابلے کے لیے نکلے تو بارگاہ رب العزت میں دعا کے لیے ہاتھ پھیلائے اور اپنے لیے صبر واستقامت کی دعا کی اور پھر دشمن کی شکست کا سوال کیا
- دعا کی جامعیت اور حسن ترتیب- صبر سے ثابت قدمی ملتی ہے اور ثابت قدمی سے نصرتِ الٰہی
- تورات میں اس جنگ کے خشک و خارجی واقعات کی تفصیل قرآن سے کہیں زائد ہے۔ گویا کتاب تذکرہ و تاریخ کی ہے- قرآن مجید اس کے برعکس واقعے کا متعلقہ حصہ بیان کرتا ہے اور ہر موقع پر اصول دین اور اخلاق عالیہ کی تعلیم دیتا جاتا ہے (جو یہاں بھی ہے)
- قرآن و حدیث میں میدان معرکہ میں نصرت الٰہی طلب کرنے کی بہت سی دعائیں مذکور

فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۛ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ

فَهَزَمُوْهُمْ - تو انہوں نے شکست دی ان لوگوں کو (ھ ز م)

هَزَمَ يَهْزِمُ ، هَزْمًا و هَزِيْمَةً - کسی چیز کو دبا کر توڑ دینا، شکستہ کرنا، شکست دینا

بِاِذْنِ اللّٰهِ - اللہ کے اذن (حکم) سے

وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ - اور قتل کیا داؤد نے جالوت کو

وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ - اور دیا اس کو اللہ نے

الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ - ملک (بادشاہی) اور دانائی

وَعَلَّمَهٗ - اور سکھایا اس کو

مِمَّا يَشَآءُ - جو چاہا

وَلَوۡلَا دَفۡعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعۡضَهُمۡ بِبَعۡضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الۡاَرۡضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوۡ فَضۡلٍ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۲۵۱﴾

وَلَوۡلَا -اور اگر نہ ہوتا

دَفۡعُ اللّٰهِ النَّاسَ - اللہ کا دفع کرنا لوگوں کو

بَعۡضَهُمۡ بِبَعۡضٍ - ان کے بعض کو بعض سے

لَّفَسَدَتِ الۡاَرۡضُ - تو یقیناً بگڑ جاتی زمین

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ - اور لیکن اللہ تعالیٰ

ذُوۡ فَضۡلٍ - فضل (کرنے) والا ہے

عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ - تمام جہانوں پر

فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ۫ وَ قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَ الْحِكْمَةَ وَ
عَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۱﴾

آخر کار اللہ کے اذن سے انھوں نے کافروں کو مار بھگایا اور داؤد نے جالوت کو قتل کر دیا اور اللہ نے اسے سلطنت اور حکمت سے نوازا اور جن جِن چیزوں کا چاہا، اس کو علم دیا۔۔ اگر اس طرح اللہ انسانوں کے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے ذریعے سے ہٹاتا نہ رہتا، تو زمین کا نظام بگڑ جاتا، لیکن دنیا کے لوگوں پر اللہ کا بڑا فضل ہے (کہ وہ اس طرح دفع فساد کا انتظام کرتا رہتا ہے)۔

By Allah's will they routed them; and David slew Goliath; and Allah gave him power and wisdom and taught him whatever (else) He willed. And did not Allah Check one set of people by means of another, the earth would indeed be full of mischief: But Allah is full of bounty to all the worlds.

فَهَزَمُوهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗۙ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا یَشَآءُ ؕ

بظاہر بے جوڑ جنگ کا نتیجہ

- مٹھی بھر مجاہدین نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے دشمن کے لشکر جرار کو شکست فاش دی
- عمالقہ کے سپہ سالار جالوت کو جو بڑا بہادر اور کہنہ مشق جرنیل تھا حضرت داوٗد علیہ السلام نے پتھر مار کر ہلاک کر دیا
- فاء تفریع کا۔ مطلب یہ کہ اہل ایمان کی کامیابی اور لشکر جالوت کی شکست کے عوامل یہی گزشتہ چیزیں (صبر و استقامت، ثابت قدمی اور اللہ سے دعائیں اور اس کی نصرت)
- پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت داوٗد علیہ السلام کو علم و حکمت اور حکومت و سلطنت عطا کی
- سلطنت الٰہی کے عطا کرنے کا لازمہ یہ ہے کہ علم و حکمت بھی عطا کی جائے یعنی حکومت الٰہی کا حاکم ان دو خصوصیات سے عاری نہیں ہو سکتا
- اللہ تعالیٰ لوگوں کے ایک دوسرے کے خلاف ظلم و ناانصافی کا سدباب کرکے روئے زمین سے فساد کو ختم کرتا ہے۔

وَلَوۡلَا دَفۡعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعۡضَهُمۡ بِبَعۡضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الۡاَرۡضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوۡ فَضۡلٍ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۲۵۱﴾

- اللہ تعالیٰ نے جہاد کی عام حکمت و مصلحت یعنی حکومتوں کے انقلابات اور فتح و شکست کی تکوینی مصلحت اور حکمت بیان فرمائی ہے
- جب کسی قوم یا حکومت کی طرف سے دوسروں پر ظلم و ستم اور جبر و تشدد کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس ظلم و تشدد کو ختم کرنے کے لیے دوسری قوم کو کھڑا کر دیتا ہے اور اس طرح ظلم و تعدی اور شر و فساد سے زمین کو بچا لیتا ہے۔
- اگر ایسا نہ ہوتا اور ظالم و جابر کو کھلا چھوڑ دیا جاتا تو زمین شر و فساد کا گھوارہ بن کر رہ جاتی
- وَلَوۡلَا دَفۡعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعۡضَهُمۡ بِبَعۡضٍ لَّهُدِّمَتۡ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذۡكَرُ فِيۡهَا اسۡمُ اللّٰهِ كَثِيۡرًا ﴾ [الحج : ۴۰] اور اگر اللہ کا لوگوں کو ان کے بعض کو بعض کے ذریعے ہٹانا نہ ہوتا تو ضرور ڈھا دیے جاتے (راہبوں کے) جھونپڑے اور (عیسائیوں کے) گرجے اور (یہودیوں کے) عبادت خانے اور (مسلمانوں کی) مسجدیں، جن میں اللہ کا ذکر بہت زیادہ کیا جاتا ہے۔
- مسلمانوں کو خطاب۔ جنگ کی جو منزل تمہیں درپیش ہے یہ سنت الٰہی کا تقاضا ہے کہ پیش آئے ظلم و فساد کو دفع کرنے کے لیے اس منزل سے گزرنا ناگزیر ہے (پیش منظر جنگِ بدر کا)

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۲۵۲

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ - یہ اللہ کی آیات ہیں

نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ - ہم پڑھ کر سناتے ہیں انہیں آپؐ کو

بِالْحَقِّ - حق کے ساتھ

وَاِنَّكَ -اور بیشک آپ ﷺ

لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ - ضرور بھیجے ہوؤں میں سے ہیں

یہ اللہ کی آیات ہیں، جو ہم ٹھیک ٹھیک تم کو سنا رہے ہیں اور تم یقیناً ان لوگوں میں سے ہو، جو رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

These are the Signs of Allah: we rehearse them to thee in truth: verily Thou art one of the messengers.

تِلۡكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتۡلُوۡهَا عَلَيۡكَ بِالۡحَقِّ ‌ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۲۵۲﴾

- اللہ تعالیٰ کی نشانیاں
- حضرت طالوت و جالوت کا قصہ (مٹھی بھر ایمان والوں کا لاکھوں کے لشکر کو شکست)، داؤد علیہ السلام کا جالوت کو قتل کرنا، انہیں نبی اور بادشاہ بنانا، بنی اسرائیل کو دوبارہ قوت و طاقت (زمین کی خلافت ملنا)- یہ سب اللہ کی نشانیاں ہیں
- یہ تمام باتیں اللہ نے بالکل ٹھیک بیان کر دی ہیں -انحراف یا باطل جن کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتا۔یہ تمام خرافات سے پاک ہیں (قرآن کریم میں بیان کی گئی تمام قصص اور داستانوں کی یہی حقیقت ہے)،
- یہ تمام باتیں آپ ﷺ کی رسالت کا اثبات ہیں
- ایسے قدیم گزشتہ واقعات کا صحیح صحیح علم یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے پیغمبر ہیں کیونکہ ان کا علم بغیر کسی سے سنے اور پڑھے سوائے وحی الٰہی کے نہیں ہو سکتا

اضافی مواد

Reference Material

قصۂ طالوت و جالوت قرآن اور بائبل میں

- یہ قصہ بائیبل (old Testament) میں بہت زیادہ تفصیلات کے ساتھ موجود ہے
- لیکن یہ واقعات کیوں پیش آئے ؟ بنی اسرائیل کی اصل کمزوریاں کیا تھیں ؟ حضرت سموئیل نے ان میں جو اصلاحی کام کیا اس کا نتیجہ کیا رہا؟ طالوت نے کس طرح ان کے اندر ملی شعور پیدا کیا؟ اور ان کو اس قابل بنایا کہ وہ اپنے عظمت رفتہ کو واپس لے سکیں اور پھر طالوت اور جالوت کی جنگ سے پیدا ہونے والے عبرت آموز واقعات اور حقائق جن کی ہمیشہ اہل ایمان کو ضرورت رہے گی اور پھر بنی اسرائیل کی کامیابی ، حضرت داؤد کا غیر معمولی ظہور اور آپ کی حکمت و دانش
- ان میں سے کسی بات کو تورات نے نمایاں نہیں کیا
- قرآن کریم نے واقعات کے ان اجزاء کو بیان کیا جس سے مسلمانوں کو وہ حکمتیں سمجھائی جاسکتی تھیں جو ان کی قومی اور ملی زندگی کے لیے ضروری تھیں۔
- ان باتوں کو نمایاں کیا گیا جن سے ہر دور کا انسان اس کتاب سے ہدایت حاصل کرسکے کیونکہ یہ کتاب کتاب ہدایت ہے تاریخ کی کتاب نہیں۔

قرآن وحدیث میں میدان معرکہ میں نصرت الٰہی طلب کرنے کی دعائیں

○ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ [آل عمران : ۱۴۷] اور ان کی بات اس کے سوا کچھ نہ تھی کہ انھوں نے کہا اے ہمارے رب ! ہمیں ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے کام میں ہماری زیادتی کو بھی اور ہمارے قدم ثابت رکھ اور کافر لوگوں پر ہماری مدد فرما

○ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ [البقرۃ : ۲۸۶] ۔ اے ہمارے رب ! ہم سے مواخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر جائیں، اے ہمارے رب ! اور ہم پر کوئی بھاری بوجھ نہ ڈال، جیسے تو نے اسے ان لوگوں پر ڈالا جو ہم سے پہلے تھے، اے ہمارے رب ! اور ہم سے وہ چیز نہ اٹھوا جس (کے اٹھانے) کی ہم میں طاقت نہ ہو اور ہم سے در گزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر، تو ہی ہمارا مالک ہے، سو کافر لوگوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما

○ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ ! سَرِيْعَ الْحِسَابِ ! اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ ، اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ - اے اللہ ! کتاب نازل کرنے والے ! جلد حساب لینے والے ! اے اللہ ! ان لشکروں کو شکست دے دے، اے اللہ ! دشمن کو شکست دے اور ان کے قدم اکھیڑ دے۔ ” [بخاری]

قرآن و حدیث میں میدان معرکہ میں نصرت الٰہی طلب کرنے کی دعائیں

- لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ اَعَزَّ جُنْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهٗ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس نے اپنے لشکر کو عزت دی اور اپنے بندے محمد ﷺ کی مدد کی اور کافروں کی فوجوں پر وہ اکیلا غالب آیا، اس کے بعد کوئی چیز اس کے مد مقابل نہیں ہو سکتی۔ [بخاری]
- اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ -اے اللہ ! بے شک ہم تجھے ان (دشمنوں) کے مقابلے میں لاتے ہیں اور ان (دشمنوں) کے شرور سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ [احمد، ابوداؤد]
- سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے : لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ اَعَزَّ جُنْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهٗ - اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس نے اپنے لشکر کو عزت دی اور اپنے بندے محمد ﷺ کی مدد کی اور کافروں کی فوجوں پر وہ اکیلا غالب آیا، اس کے بعد کوئی چیز اس کے مد مقابل نہیں ہو سکتی۔ [بخاری]
- حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں رسول کریم ﷺ جب کسی غزوہ کے لیے نکلتے تو یہ دعا کرتے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَاَنْتَ نَصِيْرِيْ وَبِكَ أُقَاتِلُ (مسند احمد) - اے اللہ ! تو ہی میرا سہارا، تو ہی میرا مددگار ہے۔ اور تیرے بھروسہ پر ہی میں لڑتا ہوں